اہل اللہ قسم کے مقالات پر نہ کسی نے اعتراض کیا اور نہ ان پر کوئی تنقید کی گئی بعض چند البتہ اقبال وغیرہ کے مقالات زیر بحث آگئے۔ لیکن یہ بحث تشنہ اور سرسری تھی اور ایک کانفرنس میں اس سے زیادہ ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ کانفرنس کا پورا فائدہ اس وقت ہوتا ہے کہ تمام مقالات پرنٹ کرکے پہلے سے مندوبین میں تقسیم کردیئے جاتے اور مضمون کے اعتبار سے مندوبین کو تین چار گروپ میں تقسیم کرکے ان کو آپس میں بحث و گفتگو کا موقع فراہم کیا جاتا لیکن نہ یہ ہوا اور نہ وہ اور بات زیر لب ہوکر رہ گئی۔ تاہم ہم کو اس کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ جہاں مسلمان مندوبین نے تجدد پسندی کا مظاہرہ کیا مستشرقین اور دوسرے عیسائی مندوبین کا لب و لہجہ نسبتاً محتاط اور متوازن رہا۔

مسلمانوں میں ایک طبقہ کا خیال ہے کہ جو لوگ قرآن مجید کو کلام الٰہی ہی نہیں مانتے اور اس پر اعتقاد نہیں رکھتے ان کے ساتھ قرآن مجید پر مکالمہ اور مذاکرہ سے کیا حاصل؟ لیکن ہمارے نزدیک یہ خیال صحیح نہیں ہے، کیونکہ اگر یہ صحیح ہے تو پھر قرآن کے حکم، ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔ نیز قل یا اہل الکتٰب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ...... الآیۃ کا کیا مطلب ہوگا۔ پھر اگر اسلام اور قرآن خالص ہے جس میں کسی قسم کا کوئی کھوٹ نہیں ہے تو پھر مسلمان دوسرے لوگوں کے ساتھ جو ہم عقیدہ نہیں ہیں، اسلام یا قرآن پر مذاکرہ کرنے میں کیوں دریغ کریں۔ علاوہ ازیں اس قسم کے مشترکہ اجلاسوں کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ خدا پرستوں میں باہمی مکالمہ و مذاکرہ کے ذریعہ قرب اور تعلق پیدا ہوتا ہے اور خدا ناشناسی کے اس دور میں یہ بجائے خود بہت اہم اور مرغوب بات ہے۔

اطلاعاً عرض ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں شیخ الہند اکاڈمی کی جو خدمت میرے سپرد کی گئی تھی گزشتہ ماہ دسمبر کی ۱۵ تاریخ کو میں نے اس کا باقاعدہ چارج لے لیا ہے۔ اس لیے اب آئندہ میرا پتہ یہ ہوگا، سعید احمد اکبر آبادی، ڈائرکٹر شیخ الہند اکاڈمی، دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور۔